سوال

(54) عورت کے جنازہ میں تابوت بنانا کہیں ثابت ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورت کے جنازہ میں تابوت بنانا کہیں ثابت ہے یا نہیں ۔ بعض مولویوں نے ایک عورت کے جنازہ پرتابوت کو توڑوا دیا، اورناجائز بتایا اوردوقت دفن کرنے کے قبر میں چادر سے پردہ کرناثابت ہے یا نہیں ینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

((عن ابن عمران النبی ﷺ قال من ستر مسلماً ستره الله یوم القیامة متفق علیه قوله (من ستر مسلماً ستره الله یوم القیامة) فیه الترغیب فی ستر عورات المسلم وظاھره عدم الفرق بین الحی والمیت فیدخل فی عمومه ستر مایره الغاسل ونحوه من المیت وکراھة انشائه والتحدث به (نیل الاوطار کتاب الجنائز) وما کونھا امرأة فیحتمل ان یکون معتبرا فان القیام علیھا عند وسطھا السترھا وذلک مطلوب فی حقھا بخلاف لارجل ویحتمل ان لایکون معتبرا وان ذلک کان قبل اتخاذ النعش للنساء فاما بعد اتخاذه فقد حصل الستر المطلوب (فتح الباری) عن نافع ابی طالب قال کنت فی سکة المرید فمرت جنازة معھا ناس کثیر قالوا جنازة عبد الله بن فتبعتھا فاذا انا برجل علیه کساء رقیق علی بریذینیة علی راسه خرقة تقیة من الشمس فقلت من ھذا الدھقان قالوا ھذا انس بن مالک فلما وضعت الجنازة قام انس فصلی علیھا وانا خلفه لایحول بینی وبینه شئی فقام عند راسه فکبر اربع تکبیرات لم یطل ولم یسرع ثم ذھب یقعد فقالوا یا ابا حمزة المرأة الانصاریة فقربوھا وعلیھا نعش اخضر فقام عند عجیزتھا فصلی علیھا نحو صلوته علی الرجل ث جلس فقال العلاء بن زیاد یا ابا حمزة ھکذا کان رسول الله ﷺ یصلی علی الجنازة کصلوتک یکبر علیھا اربعا ویقوم عند راس الرجل وعجیزة المرأة قال نعم)) (سنن ابی داوٗد)

''نبی ﷺ نے فرمایا : ''جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، قیامت کے دن اس کی اللہ پردہ پوشی کرے گا۔'' اس میں ترغیب ہے کہ مسلمان کے نقائص کی پردہ پوشی کرنا چاہیے خواہ زندہ ہو یا مردہ۔ اس عموم میں یہ بھی داخل ہے جو غسل دینے والا میت کی شرمگاہ وغیرہ کو دیکھتا ہے۔ مکروہ ہے اس کا حال بیان کرنا عورت کے جنازہ میں امام کا وسط میں کھڑا ہونا بھی اس لیے ہے کہ عورت کی پردہ پوشی ہو بخلاف مرد کے اور عورتوں کے لیے تابوت بن جانے سے پردہ کا انتظام ہو گیا اب درمیان میں کھڑا ہونا ضروری معلوم نہیں ہوتا۔''

((واما الرجل فعند راسه لئلا یکون ناظرا الی فرجه بخلاف المرأة فانھا فی القبة کما ھو الغالب دوقوفه عند وسطھا یسترھا عن اعین الناس وفی حدیث ابی داوٗد والترمذی وابن ماجة عن انس انه صلی علی رجل فقام عنه راسه وعلی امراة وعلیھا نعش اخضر فقام عند عجیزتھا فقال له العلاء بن زیاد یا ابا حمزة اھکذا کان رسول اللہ ﷺ یصلی علی الجنازة قال نعم)) (قسطلانی)

''مرد کے جنازہ میں سر کے مقابل امام کھڑا ہوتا کہ اس کی شرمگاہ پر اس کی نظر نہ پڑے بہ خلاف عرت کے کہ اس کی کمر کے مقابل کھڑا ہو کیونکہ وہ عموماً تابوت میں ہوتی ہے اور اس

کے وسط میں کھڑا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کی آنکھوں سے امام آڑ بن جائے حضرت انس نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے اور ایک جنازہ آیا اس کا سبز رنگ کا تابوت تھا۔ آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے علاؤ بن زیاد نے پوچھا اے ابو حمزہ کیا رسول اللہ ﷺ جنازہ پر اسی طرح نماز پڑھایا کرتے تھے۔ کہنے لگے: ہاں۔''

اور نیل الاوطار میں نسبت حدیث ابو داؤد کے لکھا ہے۔ ((الحدیث الثانی حسنہ الترمذی وسکت عنہ ابو داؤد والمنذری والحافظ فی التلخیص ورجال اسنادہ ثقات)) اور مولوی وحید الزمان ترجمہ ابو داؤد میں تحریر کرتے ہیں ترجمہ نافع سے جن کی کنیت ابو غالب ہے روایت ہے میں سکۃ المربد (ایک موضع ہے) میں تھا اتنے میں ایک جنازہ نکلا اس کے ساتھ بہت لوگ تھے لوگوں نے کہا عبد اللہ بن عمر کا جنازہ ہے یہ سن کر میں بھی اس کے پیچھے چلا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا باریک کمبل اوڑھے ہوئے ایک چھوٹی راس کے گھوڑے پر سوار ہے اور اپنے سر پر ایک کپڑے کا ٹکڑا دھوپ سے بچاؤ کے لیے ڈالے ہوئے ہے میں نے پوچھا یہ زمیندار کون ہے لوگوں نے کہا انس بن مالک ہیں (جنہوں نے دس برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ۹۲ھ یا ۹۳ھ میں ان کا انتقال ہوا اور سو سے زیادہ ان کی عمر ہوئی۔ جب جنازہ رکھا گیا۔ تو انس کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھائی میں ان کے پیچھے تھا، میرے اور ان کے بیچ میں کچھ آڑ نہ تھی انہوں نے چار تکبیریں کہیں نہ بہت دیر میں نماز پڑھی نہ جلدی پھر جانے لگے۔ بیٹھنے کو لوگوں نے کہا اے ابا حمزہ (کنیت ہے حضرت انس کی) یہ عورت انصاریہ کا جنازہ ہے پھر اس کو نزدیک لائے، اور وہ ایک سبز تابوت میں تھی تو انس کھڑے ہوئے اوس کے کولے کے سامنے (یعنی سر کے سامنے کھڑے نہیں ہوئے جیسے مرد کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے) پھر نماز پڑھی اس پر اسی طرح جیسے مرد پر نماز پڑھی تھی، بعد اس کے بیٹھے تو علاء بن زیاد نے کہا اے ابا حمزہ کیا رسول اللہ ﷺ جنازہ پر اسی طرح نماز پڑھتے تھے، جیسے تم نے پڑھی اور چار تکبیریں کہتے تھے، اور مرد کے سر کے سامنے کھڑے ہوتے تھے اور عورت کے کوے کے سامنے انس نے کہا ہاں رسول الہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے اور اسی مقاموں میں کھڑے ہوتے تھے اور اسد الغابہ میں تحت احوال زینب بنت جحش کے لکھا ہے۔

((وصلی علیھا عمر بن الخطاب ودخل قبرھا اسامۃ بن زید ومحمد بن عبد اللہ بن جحش وعبد اللہ بن ابی احمد بن جحش قیل ھی اول امرأۃ صنع لھا النعش ودفنت بالبقیع انتھی))

''ان پر عمر بن الخطاب نے نماز پڑھائی اور ان کی قبر میں اسامۃ بن زید اور محمد بن عبد اللہ بن جحش اور عبد اللہ بن ابی احمد بن جحش اترے، کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی عورت تھی جس کے لیے تابوت بنایا گیا، اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔''

اور تحت احوال فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لکھا ہے۔

((ولما حضرھا الموت قالت لاسماء بنت عمیس یا اسماء انی قد استقبحت ما یصنع بالنساء یطرح علی المرأۃ الثوب فیصفھا قالت اسماء یا ابنۃ رسول اللہ ﷺ الا اریک شیئا رأیتہ بارض الحبشۃ فدعت بجرائد رطبۃ فحنتھا ثم طرحت علیھا ثوبا فقالت فاطمۃ ما احسن ھذا واجملہ فاذا انا مت فاغسلینی انت وعلی ولا تدخلی علا احدا فلما توفیت جاءت عائشۃ فمنعتھا اسماء فشکتھا عائشۃ الی ابی بکر وقالت ھذہ الخثعمیۃ تحول بیننا وبین بنت رسول اللہ ﷺ فوقف ابو بکر علی الباب وقال یا اسماء ما حملک علی ان منعت ازواج النبی ﷺ ان یدخلن علی بنت رسول اللہ ﷺ وقد صنعت لھا ھودجاً وقالت ھی امرتنی ان لا یدخل احد وامرتنی ان اصنع لھا ذلک قال فاصنعی ما امرتک وغسلھا علی واسماء وھی اول من غطی نعشا فی الاسلام ثم بعدھا زینب بنت جحش وصلی علیھا علی بن ابی طالب وقیل صلی علیھا العباس واوصت ان تدفن لیلا ففعل ذلک بھا ونزل فی قبرھا علی والعباس والفضل بن عباس قیل توفیت لثلاث خلون من رمضان سنۃ احدی عشرۃ واللہ اعلم انتھی، قال الامام النووی فی المنھاج فی کتاب الجنائز ویندب للمرأۃ ما یسترھا کتابوت قال فی تحفۃ المحتاج لابن حجر المکی یعنی قبۃ مغطاۃ لا یصاء ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنھا بہ وکانت قد رأتہ بالحبشۃ لما ھاجرت وروی البیھقی ان فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ اوصت ان یتخذ لھا ذلک انتھی وقد روی عبد الرزاق عن ابن جریج عن الشعبی عن رجل ان سعد بن مالک قال امر رسول اللہ ﷺ فاتر علی القبر حتی دفن سعد بن معاذ فیہ فکنت ممن امسک الثوب وروی یوسف القاضی باسنادہ عن رجل عن علی انہ اتاھم ونحن ندفن قیسا وقد بسط الثوب علی قبرہ فجذبہ وقال انما یصنع ھذا بالنساء تلخیص الحبیر))

''جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو اسماء بنت عمیس سے کہا جو کچھ عورتوں کے متعلق کیا جاتا ہے، میں تو اس کو برا سمجھتی ہوں کہ عورت پر ایک کپڑا سا ڈال دیتے ہیں، اور پھر لوگ اس کی باتیں کرتے رہتے ہیں (میت بھاری تھی، ہلکی تھی) فلاں عورت بڑی موٹی تھی وغیرہ وغیرہ) اسماء نے کہا اے رسول اللہ کی بیٹی میں تجھے ایک چیز دکھلاتی ہوں جو میں نے جشہ کے علاقہ میں دیکھی تھی اس کھجور کے تازہ شاخیں منگائیں ان کو جھکایا اور اس پر کپڑا ڈال دیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ چیز تو بہت اچھی ہے جب میں مر جاؤں تو مجھے تو اور علی دونوں مل کر غسل دے دینا اور کسی دوسرے کو قریب نہ آنے دینا جب فاطمہ فوت ہو گئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں اسماء نے ان کو روک دیا حضرت عائشہ نے ابو

بکر کے پاس شکایت کی یہ خثعمی عورت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے پاس نہیں جانے دیتی، تو ابو بکر نے دروازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا اے اسماء تو نبی ﷺ کی بیویوں کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے سے کیوں روکتی ہے اور اسماء نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے تابوت بنایا تھا اسماء نے کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی وصیت کر گئی تھیں کہ کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا اور مجھے تابوت بنانے کا حکم بھی دیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہا نے کاہ ایھا بنا ئو پھر حضرت علی اور اسماء نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا یہ سب سے پہلی عورت تھی، جس کی لاش اسلام میں ڈھانپی گئی پھر اس کے بعد زینب بنت جحش کی لاش ڈھانپی گئی پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ حضرت علی نے پڑھا۔ بعض کہتے ہیں حضرت عباس نے پڑھایا تھا اور فاطمہ وصیت کر گئی تھیں کہ ان کو رات کے وقت دفن کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ان کی قبر میں حضرت علی۔ عباس اور فضل بن عباس اترے آپ کی وفات ۳ رمضان ۱۱ھ کو ہوئی۔

امام نووی نے منہاج میں کہا۔ مستحب ہے کہ عورت کے لیے تابوت بنا دیا جائے۔ تاکہ اس کی پردہ پوشی ہو جائے ابن حجر مکی نے کہ ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے لیے تابوت بنانے کی وصیت کی تھی۔ کیونکہ وہ ہجرت حبش میں وہاں تابوت دیکھ آئی تھیں۔ بیہقی نے کہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لیے تابوت بنانے کی وصیت کی۔ حضرت سعد بن معاذ کو جب دفن کیا جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قبر پر پردہ کر لو چنانچہ ایک چادر پھیلا دی گئی۔ جب قیس کو دفن کیا جانے لگا تو ان کی قبر پر چادر پھیلائی گئی حضرت علی آئے اور چادر کو کھینچ لیا اور فرمایا عورتوں پر پھیلائی جاتی ہے۔''

ان سب عبارات سے صاف ظاہر ہوا کہ اجلہ اصحاب کرام جیسے حضرت انس و حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت علی و حضرت عباس و جم غفیر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے سامنے ایسا جنازہ کہ جس پر تابوت تھا سبھوں نے نماز جنازہ خوشی سے ادا کی۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیت ہوئی واسطے بنانے تابوت کے اور قبیح سمجھا بغیر تابوت کے ہونے کو چنانچہ بعد وفات آپ کے حسب وصیت کے عمل سامنے جمیع صحابہ کے کیا گیا، اور نیز حضرت زینب ام المؤمنین زوجہ رسول اللہ ﷺ کے جنازہ پر تابوت تھا۔ اور حضرت عمر جیسے صحابہ ماحی المنکرات نے نماز بخوشی پڑھائی تھی۔ اور قسطلانی اور فتح الباری کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ اسلام میں دستور تابوت کا تھا۔ اور تلخیص کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ عورت کے دفن کرنے کے وقت چادر کا پردہ کرنا چاہیے اور بہت کتب میں اس کا ثبوت موجود ہے اہل سنت کے لیے اس قدر کافی ہے پس با وجود ایسے ثبوت کے کون انکار کر سکتا ہے کیونکہ یہ مسئلہ سنت صحابہ کرام ہو ہوا موافق فرمودہ آنحضرت ﷺ کے ((علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا)) اور اہل سنت اسی سبب سے اہل سنت والجماعت کے لقب سے ملقب ہوئے پس با وجود اتنے ثبوت کے جو کوئی انکار کرے وہ جاہل ہے عالم نہیں یا اس میں مادہ رفض ہے کہ جنازہ مسلمین کی بے حرمتی چاہتا ہے حالانکہ آنحضرت ﷺ کا حکم ہے۔

((من ستر مسلما ستر اللہ یوم القیامۃ))

''جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے تو قیامت کے دن اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

جیسا کہ اوپر گذرا فی زماننا ابو داؤد کا ترجمہ ہو گیا ہے اس کو بھی جس نے دیکھا ہے کبھی ایسی بات زبان پر نہیں لا سکتا سچ ہے حضرت نے فرمایا ہے کہ بنائیں گے لوگ اپنا پیشوا جاہلوں کو پس پوچھے جاویں گے تو فتویٰ دیں گے بغیر علم کے پس گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے۔ ((قال اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا متفق علیہ کذا فی المشکوۃ))

الراقم ہیچمیرز تلطف حسین عفی عنہ۔ تاریخ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۱۸ ہجری۔

(فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۱ ص ۶۹۵) (سید محمد نذیر حسین)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05ص96-102

محدث فتویٰ